URDU

PAPER—II

(LITERATURE)

Time Allowed : Three Hours

Maximum Marks : 250

QUESTION PAPER SPECIFIC INSTRUCTIONS

Please read each of the following instructions carefully before attempting questions

There are EIGHT questions divided in two Sections.

Candidate has to attempt FIVE questions in all.

Question Nos. **1** and **5** are compulsory and out of the remaining, THREE are to be attempted choosing at least ONE question from each Section.

The number of marks carried by a question/part is indicated against it.

Answers must be written in URDU.

Word limit in questions, if specified, should be adhered to.

Attempts of questions shall be counted in chronological order. Unless struck off, attempt of a question shall be counted even if attempted partly. Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-Answer Booklet must be clearly struck off.

SECTION—A

1. درج ذیل اقتباسات کی تشریح مع سیاق و سباق کیجئے اور ان کے ادبی اور فنی محاسن کا بھی جائزہ لیجئے : 10×5=50

(a) دھنیا دنیوی معاملات میں اتنی ہوشیار نہ تھی۔ اس کا خیال تھا کہ ہم نے زمیندار کے کھیت جوتے ہیں تو وہ اپنا لگان ہی تو لے گا ، اس کی خوشامد کیوں کریں ؟ اس کے تلوے کیوں سہلائیں؟ اگرچہ اسے اپنی متاہلانہ زندگی کے ان بیس برسوں میں اس بات کا کافی تجربہ ہو گیا تھا کہ چاہے کتنی کتر بیونت کرو ، کتنا ہی پیٹ کاٹو ، چاہے ایک ایک کوڑی دانت سے پکڑو ، پر لگان کا ادا ہو جانا مشکل ہے ، پھر بھی وہ ہار نہ مانتی تھی اور اس مسئلے پر آئے دن جھگڑے ہوتے ہی رہتے تھے۔ ان کی چھ اولادوں میں اب صرف تین زندہ تھیں۔ ایک لڑکا گوبر اب کوئی سولہ کا تھا۔ دو لڑکیاں تھیں ، سونا اور روپا۔ ان کی عمر بارہ اور آٹھ سال تھی۔ تین لڑکے بچپن ہی میں مر گئے تھے۔ اس کا دل آج بھی کہتا تھا کہ ان کی دوا دارو ہوتی تو بچ جاتے۔

(b) جس قید خانے میں صبح ہر روز مسکراتی ہو ، جہاں شام ہر روز پردۂ شب میں چھپ جاتی ہو ، جس کی راتیں کبھی ستاروں کی قندیلوں سے جگمگانے لگتی ہوں ، کبھی چاندنی کی حسن افروزیوں سے جہاں تاب رہتی ہوں ، جہاں دوپہر ہر روز چمکے ، شفق ہر روز نکھرے ، پرند ہر صبح و شام چہکیں ، اسے قید خانہ ہونے پر بھی عیش و مسرت کے سامانوں سے خالی کیوں سمجھ لیا جائے ؟ یہاں سر و سامان کار کی تو اتنی فراوانی ہوئی کہ کسی گوشے میں بھی گم نہیں ہو سکتا۔ مصیبت ساری یہ ہے کہ خود ہمارا دل و دماغ ہی گم ہو جاتا ہے۔ ہم اپنے سے باہر ساری چیزیں ڈھونڈتے رہیں گے مگر اپنے کھوئے ہوئے دل کو کبھی نہیں ڈھونڈیں گے حالانکہ اگر اسے ڈھونڈ نکالیں تو عیش و مسرت کا سارا سامان اسی کوٹھری کے اندر سمٹا ہوا مل جائے۔

(c) روپ متی ، میری نند جوان ہو چکی تھی۔ اس کی جوانی کا ثبوت شریر ہی نہ تھا ، اس کے لچھن بھی تھے۔ وہ اس کا چونک کے بات کرنا ، بے وجہ ہنسنا ، بے سبب دلگیری ، بدگمانی اور پھر ، سب سے بڑی بات ... خواہ مخواہ کی رازداری!

مجھے یہ دنیا کبھی اچمبھے کی بات نہ معلوم ہوئی اور نہ ہی اس میں کوئی بہت بڑا بھید دکھائی دیا۔ ہاں! ... بارہ ساڑھے بارہ کی تو تھی جب باپو نے کانونٹ سے مجھے اٹھا لیا اور شادی کردی۔ ادھر شادی ہوئی ادھر میں مندروں کی اس بستی دیول نگری میں چلی آئی ... یہ نیچے چونے گنج میں گول گول شیشے ٹنکے ہیں اور ساج کی لکڑی کا بڑا پھاٹک ہے ، سب جبھی بنا تھا ، ہاں ، لوہے کے یہ موٹے موٹے کیل بعد میں گاڑے تھے اور دروازے پر گنیش جی کی مورتی ؟ ... یہ بھی بعد ہی میں بنی تھی۔

(d) اب آغاز قصے کا کرتا ہوں ، ذرا کان دھر کر سنو اور منصفی کرو۔ سیر میں چار درویش کی یوں لکھا ہے اور کہنے والے نے کہا ہے کہ آگے روم کے ملک میں کوئی شہنشاہ تھا کہ نوشیرواں کی سی عدالت اور حاتم کی سی سخاوت اس کی ذات میں تھی۔ نام اس کا آزاد بخت اور شہر قسطنطنیہ (جس کو استنبول کہتے ہیں) اس کا پایۂ تخت تھا۔ اس کے وقت میں رعیت آباد ، خزانہ معمور ، لشکر مرفّہ ، غریب غربا آسودہ ، ایسے چین سے گزران کرتے اور خوشی سے رہتے کہ ایک کے گھر میں دن عید اور رات شب برات تھی اور جتنے چور چکار ، جیب کترے ، صبح خیزے ، اٹھائی گیرے ، دغا باز تھے سب کو نیست و نابود کر کر ، نام و نشان ان کا اپنے ملک بھر میں نہ رکھا تھا۔ ساری رات دروازے گھروں کے بند نہ ہوتے اور دکانیں بازار کی کھلی رہتیں۔ راہی مسافر جنگل میدان میں سونا اچھالتے چلے جاتے ، کوئی نہ پوچھتا کہ تمہارے منہ میں کئے دانت ہیں اور کہاں جاتے ہو؟

(e) سیر کرنے والے گلشنِ حال کے اور دوربین لگانے والے ماضی و استقبال کے روایت کرتے ہیں کہ جب زمانے کے پیراہن پر گناہ کا داغ نہ تھا، اور دنیا کا دامن بدی کے غبار سے پاک تھا، تو تمام اولاد آدم مسرت عام اور بے فکریٔ مدام کے عالم میں بسر کرتی تھی۔ ملک ملک فراغ تھا اور خسرو آرام رحم دل رشتۂ مقام گویا ان کا بادشاہ تھا۔ وہ نہ رعیت سے خدمت چاہتا تھا، نہ کسی سے خراج باج مانگتا تھا۔ اس کی اطاعت و فرماں برداری اسی میں ادا ہو جاتی تھی کہ آرام کے بندے قدرتی گلزاروں میں گلگشت کرتے تھے۔ ہری ہری سبزے کی کیاریوں میں لوٹتے تھے۔ آبِ حیات کے دریاؤں میں نہاتے تھے۔ ہمیشہ وقت صبح کا اور سدا موسم بہار کا رہتا تھا۔ نہ گرمی میں تہہ خانے سجانے پڑتے، نہ سردی میں آتش خانے روشن کرتے، قدرتی سامانوں اور اپنے جسموں کی قوتیں ایسی موافق پڑتی تھیں کہ جاڑے کی سختی اور ہوا کی گرمی معلوم ہی نہ ہوتی تھی۔

2- (a) 'باغ و بہار' کو ابدیت عطا کرنے والی چیز اس کا اسلوب ہے۔ وضاحت کیجئے۔ 15

(b) 'نیرنگ خیال' کے مضامین طبع زاد نہیں بلکہ انگریزی کے دو مشہور مضمون نگار کے مضامین سے ماخوذ ہیں۔ بحث کیجئے۔ 15

(c) 'خطوط غالب' کی نثر کے اوصاف بیان کیجئے۔ 20

3- (a) خطوط میں فرد اور سماج دونوں کے جلوے نظر آتے ہیں۔ اس خیال کی روشنی میں 'خطوط غالب' کا جائزہ لیجئے۔ 20

(b) 'غبار خاطر' سے صحیح معنوں میں لطف اندوز ہونے کے لئے مکتوب کا تصور ذہن سے نکال دینا چاہیے۔ اس خیال پر تنقیدی نگاہ ڈالئے۔ 20

(c) 'باغ و بہار' کی تہذیبی قدر و قیمت متعین کیجئے۔ 10

-4. (a) ' گئودان ' کو کن بنیادوں پر پریم چند کا بہترین ناول قرار دیا جا سکتا ہے ؟ تفصیل سے لکھئے۔ 20

(b) ' اپنے دکھ مجھے دے دو ' کا تجزیہ پیش کیجئے۔ 20

(c) ' نیرنگ خیال ' کی ادبی قدر و قیمت پر روشنی ڈالئے۔ 10

SECTION—B

5. مندرجہ ذیل شعری حصوں کی تشریح مع سیاق و سباق کیجئے اور ان کے شعری محاسن پر بھی روشنی ڈالئے : 10×5=50

(a) کی حق سے فرشتوں نے اقبال کی غمازی
گستاخ ہے کرتا ہے فطرت کی حنابندی
خاکی ہے مگر اس کے انداز ہیں افلاکی
رومی ہے ، نہ شامی ہے ، کاشی ، نہ سمرقندی
سکھلائی فرشتوں کو آدم کی تڑپ اس نے
آدم کو سکھاتا ہے آدابِ خداوندی

(b) دل میں اب یوں ترے بھولے ہوئے غم آتے ہیں
جیسے بچھڑے ہوئے کعبے میں صنم آتے ہیں
ایک ایک کر کے ہوئے جاتے ہیں تارے روشن
میری منزل کی طرف تیرے قدم آتے ہیں
رقصِ مئے تیز کرو ، ساز کی لے تیز کرو
سوئے میخانہ سفیرانِ حرم آتے ہیں

(c) وہ زندہ ہم ہیں کہ ہیں روشناسِ خلق اے خضر

نہ تم کہ چور بنے عمر جاوداں کے لئے

مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مرغِ اسیر

کرے قفس میں فراہم خس آشیاں کے لئے

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے

سفینہ چاہئے اس بحر بے کراں کے لئے

(d) کیا پنڈتوں نے جو اپنا بچار

تو کچھ انگلیوں پر کیا پھر شمار

جنم پترا شاہ کا دیکھ کر

تلا اور برچھک پہ کر کر نظر

کہا : رام جی کی ہے تم پر دیا

چندرما سا بالک ترے ہووے گا

مہاراج کے ہوں گے مقصد شتاب

کہ آیا ہے اب پانچواں آفتاب

نکلتے ہیں اب تو خوشی کے بچن

نہ ہو گر خوشی ، تو نہ ہوں برہمن

(e) ستاروں سے الجھتا جا رہا ہوں

شبِ فرقت بہت گھبرا رہا ہوں

ترے غم کو بھی کچھ بہلا رہا ہوں

جہاں کو بھی سمجھتا جا رہا ہوں

یقیں یہ ہے کہ حقیقت کھل رہی ہے

گماں یہ ہے کہ دھوکے کھا رہا ہوں

حدیں حسن و محبت کی ملا کر

قیامت پر قیامت ڈھا رہا ہوں

بھرم تیرے ستم کا کھل چکا ہے

میں تجھ سے آج کیوں شرما رہا ہوں

6- (a) میر تقی میر اقلیم سخن کے فرماں روا ہیں۔ اپنی رائے مدلل لکھئے۔ 15

(b) 'سحرالبیان' میں نجم النساء کے کردار پر روشنی ڈالئے۔ 15

(c) 'باغ و بہار' کی تہذیبی اہمیت بیان کیجئے۔ 20

7- (a) فیض کی نظم نگاری کی خصوصیات بیان کیجئے۔ 20

(b) فراق کی شاعری میں ہندوستانی تہذیب کی بھرپور عکاسی ملتی ہے۔ وضاحت کیجئے۔ 20

(c) کلام میر کو شعر شور انگیز کیوں کہا گیا ہے؟ مدلل لکھئے۔ 10

8- (a) اقبال کی شاعری میں خطابت کا قوی عنصر ہے۔ اس خیال سے بحث کیجئے۔ 15

(b) غالب کی شاعری کی روز افزوں مقبولیت کے اسباب بیان کیجئے۔ 15

(c) فراق کی غزل ان کے جمالیاتی شعور کی آئینہ دار ہے۔ مثالوں سے واضح کیجئے۔ 20

★★★